بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين،
أَمَّا بَعْدُ:

04-05: سورۃالنساء کی مختصر تفسیر (آیات:24-28)

سورۃالنساء کی مختصر تفسیر کا درس جاری ہے اور جہاں پر رُکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

﴿وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۲۴﴾ (النساء:24)

پچھلے درس میں ہم محرمات کا ذکر کر رہے تھے کہ وہ کون سی عورتیں ہیں جو نکاح میں حرام ہیں اور تقریباً چودہ (14) کا ذکر ہوا تھا یا اُس سے زیادہ اور اس آیت کریمہ میں اُن عورتوں کی لسٹ کو مکمل کرتے ہوئے پندرہویں نمبر پر ذکر کیا:

15-﴿وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ﴾: اور وہ عورتیں جو شادی شدہ ہیں یہ بھی حرام ہیں۔

نکاح کے لیے جو شادی شدہ عورتیں ہیں جو کسی اور کی عصمت میں ہیں کسی اور کی بیویاں ہیں ان سے نکاح کرنا حرام ہے اس میں ایک استثناء ہے:

﴿اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾: الا یہ کہ وہ کافر شادی شدہ عورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے وقت تمہاری لونڈیاں بن جائیں اور تم اُن کے مالک بن جاؤ۔

شادی شدہ تو ہیں لیکن آپ کے لیے اس لیے حلال ہیں کہ ایک تو کافر ہیں کافروں کی بیویاں ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے تمہیں مل گئی ہیں مال غنیمت کے ساتھ۔ جیسے غنیمت کا مال تقسیم ہوتا ہے یہ عورتیں بھی تقسیم ہوتی ہیں مجاہدین میں اور ان کی عدت جو ہے ایک مینسچورل سائیکل (Menstrual cycle) ہے (ایک حیض ہے تین نہیں ہیں)، جو اماء ہوتی ہیں جو لونڈیاں ہوتی ہیں تو ظاہر ہے کہ شادی شدہ ہوتی ہیں، اگر شادی شدہ ہیں تو پہلے سے اُس کا کوئی خاوند ہے تو استبراء رحم کے لیے تاکہ رحم جو ہے وہ پاک ہو جائے اور کسی اور کا نطفہ اس میں نہ ہو جو اُس کا خاوند تھا تو ایسی عورت سے ہمبستری کی جاسکتی ہے بشرطیکہ کہ یہ شرطیں پوری ہوں۔

کیونکہ محرمات میں سے بتا رہے ہیں نا ابھی کہ شادی شدہ حرام ہے نا اب اس میں ایک ایکسپشن (Exception) آگئی ہے تو کون سی ایکسپشن (Exception) ہے ایک؟ یہ ایکسپشن (Exception) ہے؛ تو کب ہمبستری ہوگی فوراً ہوگی؟ نہیں! اس کے لیے بھی ایک مینسچورل سائیکل (Menstrual cycle) کا ہونا لازمی ہے اس کے بعد ہمبستری ہو سکتی ہے۔

﴿كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ﴾: یہ تم پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہے یعنی فرض ہے جو تمہیں کہا گیا ہے اور یہ جو تمہیں احکام بیان کیے گئے ہیں کہ کون کون سی عورتیں تمہارے اوپر حرام ہیں۔

﴿وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ﴾: اور ان کے علاوہ تمہارے لیے عورتیں حلال ہیں۔

سبحان اللہ؛ جو حرام ہیں اتنی تعداد میں ہیں بیان کر دی ہیں تفصیل کے ساتھ اب ان کے علاوہ تو ساری عورتیں حلال ہیں تمہارے لیے عجب ہے کہ اس کے باوجود بھی اس معاملے میں کتنی غلطیاں ہوتی ہیں اور کس طریقے سے محرمات کا ارتکاب کیا جاتا ہے!

﴿اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ﴾: بشرطیکہ تم چاہو اپنے مالوں سے نکاح ملانے کے لیے (مہر دینا شرط ہے اب اگر تم نکاح کرنا چاہتے ہو اب محرمات نہیں ہیں اُن کا ذکر ہو چکا ہے اب ان کے علاوہ جو تمہارے لیے حلال عورتیں ہیں نکاح کے لیے اب اُن سے نکاح کرنا چاہتے ہو) احسان کے لیے پاکدامنی کے لیے کہ ہم پاکدامن رہنا چاہتے ہیں عفت کا راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں اور نکاح کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو مہر دینا پڑے گا ﴿غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ﴾: نا کہ بدکاری۔

کیونکہ کچھ لوگ پیسہ دے کر بدکاری بھی تو کرتے ہیں زناکاری کیا ہوتی ہے ؟! پیسے دے کر کی جاتی ہے تو یہ فرق ہے پیسہ دے کر نکاح کرنا مہر جو شرط ہے نکاح کی اور پیسے دے کر جو ہے وہ حرام کام کرنا۔

﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً﴾: پس تم سے جس نے اُن سے نفع حاصل کیا ہے یا نفع حاصل کرے (یعنی ہمبستری کی وجہ سے) ﴿فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً﴾: تو اُن کا جو مہر ہے وہ اُن کو دے دے یہ تمہارے اوپر فرض ہے۔

﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ﴾: اور تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں ہے کہ جس چیز پر تم راضی ہو جاؤ اس فرض کو مقرر کرنے کے بعد۔

مہر مقرر کر دیا گیا ہے تو تمہارے اوپر فرض ہے نکاح کی شرطوں میں سے ہے کہ کتنا مہر ہے اب اسے مقرر کر دینے کے بعد جس چیز پر تم راضی ہو گئے ہو اسے کم اور زیادہ کر سکتے ہو۔

مقرر کر دیا ہے رضامندی کے ساتھ ہو گیا اب اسے بیوی معاف کرنا چاہتی ہے مکمل طور پر اس میں سے کچھ جزوی طور پر، خاوند مزید اسے کچھ دینا چاہتا ہے اپنی طرف سے کچھ اور جس پر تمہارا اتفاق ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ جو فرض ہے اس کو متعین کر دیا جائے ﴿مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ﴾۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝٢٤﴾: بے شک اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

"خوب جانتا ہے" کہ ان احکام پر عمل تم کیسے کرتے ہو۔

"وہ خوب جانتا ہے" کہ ان معاملات کو مرد کیسے سمجھتے ہیں کیسے دیکھتے ہیں اور کیا کرتے ہیں۔

"وہ خوب جانتا ہے" کہ فرمانبردار کون ہے اور نافرمان کون ہے۔

"وہ خوب جانتا ہے" کہ عورتوں کے ساتھ جب مردوں کے ایسے معاملات ہوتے ہیں تو وہ کیا کرتے ہیں اور عورتیں کیا کرتی ہیں، اس رشتے کو کیسے نبھایا جاتا ہے اور اس رشتے کو کس کس چیز کی ضرورت ہے، ان محرمات کے ذکر سے جو ہے جن کو بیان کیا گیا ہے یہ مرد حضرات کیا کرتے ہیں (سبحان اللہ)۔

"اور بڑی حکمت والا ہے"، یہ تمام احکام جو ہیں اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضہ ہیں حکمت کے مطابق ہیں کوئی کوانسیڈینس (Coincidence) نہیں ہیں کوئی لوگوں کی مرضی کے مطابق نہیں ہیں کسی کی خواہش کے مطابق نہیں ہیں۔

مردوں کو خوش کرنا یا عورتوں کو ناراض کرنا یا اس کے اپازٹ (Opposite) بالکل نہیں ہیں اُحکم الحاکمین کی حکمت کے مطابق یہ سارے اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں۔

ایک اور حکم، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اگلی ایت میں:

﴿وَمَن لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ مِنكُمۡ طَوۡلًا﴾ (النساء:25)

(جو تم میں سے نہیں طاقت رکھتا)

﴿أَن يَنكِحَ ٱلۡمُحۡصَنَٰتِ ٱلۡمُؤۡمِنَٰتِ﴾: جو مومن مسلمان بیویوں کو اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہے۔

بات مہر کی ہوئی ہے نا کہ مہر کا ہونا شرط ہے مال کا ہونا شرط ہے نکاح کے لیے کسی کے پاس نہیں ہے یا کم پیسے ہیں تو وہ کیا کرے گا اُس کے لیے حل ابھی بیان کیا ہے کیا حل ہے؟ جو تم میں سے طاقت نہیں رکھتا نکاح کے لیے کہ مومن عورتوں سے وہ نکاح کرے: ﴿فَمِن مَّا مَلَكَتۡ أَيۡمَٰنُكُم مِّن فَتَيَٰتِكُمُ ٱلۡمُؤۡمِنَٰتِ﴾: جو تم میں سے مومن لونڈیاں ہیں مسلمان لونڈیاں ہیں اُن سے نکاح کیا جا سکتا ہے جن کے تم مالک ہو۔

﴿وَٱللَّهُ أَعۡلَمُ بِإِيمَٰنِكُمۡ﴾: اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے کہ کون کتنا بڑا مومن ہے کس کا ایمان کتنا ہے، کس کا زیادہ ہے کس کا کم ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

﴿بَعۡضُكُم مِّنۢ بَعۡضٍ﴾: تم سب ایک دوسرے میں سے ہو (یہ نہیں کہ کوئی آزاد ہے کوئی غلام ہے کوئی آزاد عورت ہے کوئی لونڈی عورت ہے، تو تم سب انسان ہو تمہاری جنس انسان کی ہے)۔

﴿فَٱنكِحُوهُنَّ بِإِذۡنِ أَهۡلِهِنَّ﴾: پس اُن سے نکاح کرو اُن کے مالکوں کی اجازت کے بعد۔

لونڈیوں سے نکاح کیا جاتا ہے اب یہ شرطیں دیکھیں؛ جو پہلے لونڈیوں کا ذکر تھا وہ کافر عورتیں تھیں جو جہاد میں لونڈی بنتی ہیں اگر کوئی مسلمان لونڈی ہے اور کوئی شخص نکاح کرنا چاہتا ہے اُس کے پاس جو آزاد عورتیں ہیں مہر کی طاقت نہیں رکھتا تو کیا لونڈی سے شادی کر سکتا ہے؟ شادی کر سکتا ہے۔

اب یہ شرط ہے کہ شادی کرنی ہے شادی کریں لیکن یہ جان لیں یہ دیکھ لیں کہ مومن ہونی چاہیے کافر نہیں پہلی بات یہ ہے (کافر سے نکاح نہیں ہوتا نا؟ مومن ہے)۔

اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جب مومن کی بات آئی ہے کہ کس کا تم میں سے ایمان زیادہ ہے کس کا کمزور ہے تو ایمان کی بات آئی ہے۔

پھر ﴿ بَعۡضُكُمۡ مِّنۢ بَعۡضٍ ﴾: تو سب ہم جنس انسان ہی ہو تم لوگ، آزاد بھی انسان ہیں اور یہ جو غلام ہیں یا لونڈیاں ہیں یہ بھی انسان ہیں تو حقارت کی نظر سے مت دیکھنا اسے بیوی بنا کر پھر تحقیر بھی کرو گے اس کی؟!

بات سمجھ آ رہی ہے نا؟ تو اس لیے الفاظ دیکھیں کتنے خوبصورت انداز میں بیان کیے ہیں، سبحان اللہ: ﴿ بَعۡضُكُمۡ مِّنۢ بَعۡضٍ ﴾: تمہاری بیوی بننے جا رہی ہے اب یہ نہیں کہ میں آزاد ہوں اور یہ لونڈی ہے یہ معاملہ ختم ہو گیا اب تو تمہاری بیوی بننے جا رہی ہے تو یہ ذہن سے نکال دو اب تمہاری شریک حیات بنی ہے۔

دیکھیں یہ رشتہ کتنا مضبوط رشتہ ہے میاں بیوی کا: ﴿ بَعۡضُكُمۡ مِّنۢ بَعۡضٍ ﴾۔

اور: ﴿ فَانۡكِحُوۡهُنَّ بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ ﴾: اُن سے نکاح کرو؛ ان کے اہل کس کو کہا ہے؟ اہل تو نہیں ہیں اُن کے نا لونڈیاں ہیں؟ تو جو مالک ہے اُس کو اہل کہا گیا ہے گویا کہ جیسے گھر والے ہوتے ہیں جیسا کہ ولی ہوتا ہے نکاح کے لیے اب اُس کا مالک جو ہے اُس کا آقا جو ہے جس کی وہ لونڈی ہے اب اُس کی اجازت لینی لازمی ہے یہ شرط ہے کہ وہ اجازت دے دے: ﴿ بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ ﴾: ٹھیک ہے یہ شرط ہے۔

اگلی شرط: ﴿ وَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ﴾: اور اُن کے اُجور اُن کو دیں یعنی مہر بھی دینا پڑے گا (مہر تو نہیں ہے کم مہر ہے جتنا بھی ہے وہ تھوڑے پر راضی ہو جاتی ہیں نا)۔

اب لونڈی ہے اُس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے اب اُسے کچھ مل رہا ہے اب آزاد تو زیادہ ڈیمانڈ کرے گی نا اب اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے اس لیے کم پر بھی راضی ہو جاتی ہے لیکن شرط کیا بتائی ہے؟ ﴿ وَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ ﴾: اُجور کون سے ہیں؟ مہر جو ہے مہر دینا، ﴿ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ﴾: بھلائی کے ساتھ۔

تحقیر نہیں ہے، یا دل نہیں کرتا پھر بھی دینا ہے رنجش نہیں کینہ نہیں خوشی سے معروف کے ساتھ بھلائی کے ساتھ دینا ہے کیونکہ تمہاری شریک حیات بننے جا رہی ہے بیوی بن جائے گی۔

﴿ مُحۡصَنٰتٍ غَيۡرَ مُسٰفِحٰتٍ ﴾: بشرطیکہ، اگلی شرط دیکھیں:

(۱) یہ جو لونڈی ہے یہ پاکدامن ہو ﴿ مُحۡصَنٰتٍ ﴾۔

(۲) ﴿ غَيۡرَ مُسٰفِحٰتٍ ﴾: نہ اعلانیہ زناکاری بدکاری کرنے والی ہوں۔

(۳) ﴿ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ ﴾: اور نہ خفیہ طریقے سے کوئی بدکاری کرنے والی ہوں۔

بوائے فرینڈ(Boyfriend) کا کانسپٹ (Concept) اسلام میں نہیں ہے، گرل فرینڈ، بوائے فرینڈ(Girlfriend , Boyfriend) اسے کہتے ہیں ﴿مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ﴾: یہ آگیا ہے قرآن مجید میں کہ خفیہ تعلق ہے۔

دیکھیں ایک تو زناکاری ہوتی ہے نا پتہ چلتا ہے ایک ہوتا ہے کہ چھپ کر بدکاری کرنا، دو قسمیں ہے کہ یا تو سرعام ہوتا ہے سب کو پتہ ہوتا ہے کہ یہ جگہ کون سی ہے کیونکہ لوگ جاتے ہیں (نعوذ باللہ) اور کچھ چھپ کر کہ تعلق ہے دوستی ہے، دوستی کے نام پر پھر بوائے فرینڈ(Boyfriend) پھر گرل فرینڈ(Girlfriend)، یہ تعلق جو ہے اسلام میں اس اعتبار سے نہیں ہے کہ خفیہ کوئی اس طریقے سے بدکاری کرے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ نہیں، اصل جو بوائے فرینڈ(Boyfriend) اور گرل فرینڈ(Girlfriend) کا کانسپٹ (Concept) ہے جیسے لڑکا لڑکے کا دوست لڑکی لڑکی کی دوست، تو لڑکا لڑکی کا دوست بن سکتا ہے محرم میں سے نہیں ہے لڑکا لڑکی کا دوست ہے لڑکی لڑکے کی دوست ہے اور بیچ میں یہ آپ کا کانسپٹ (Concept) غلط ہے کہ ہمیشہ آپ سیکس کے بارے میں سوچتے رہتے ہو یہ ممکن نہیں ہے!

میرے بھائی! یہ صرف فرضی باتیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے جو خالق ہے جو مالک ہے اس بندے کا جس نے تخلیق کی ہے وہ بہتر جانتا ہے یا آپ بہتر جانتے ہیں؟! جس نے شہوت پیدا کی ہے لڑکے اور لڑکی کے اندر اُس نے منع کر دیا ہے کہ غیر محرم ہے تو پردہ کرنا ہے، دوستی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بے پردہ ہو کر اس کے ساتھ آنا جانا پھر جہاں پر چلے گئے، بالکل نہیں! اس کا کانسپٹ (Concept) ہی نہیں ہے، اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے تو یہ اپنے آپ سے جھوٹ بولتا ہے یا کسی اور کو بے وقوف بناتا ہے کہ ہماری کوئی ایسی سے بات ہی نہیں ہے (سبحان اللہ)۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بھئی بڑی دنیا ترقی کر گئی ہے اور بہت آگے جا چکے ہیں ہم لوگ لیکن کچھ مولوی حضرات جو ہیں بڑے سخت بھی ہیں اُن کی سوچ بھی محدود ہے فکر بھی محدود ہے تنگ زندگی ہے تنگ دل ہیں پتہ نہیں کیسے زندگی گزارتے ہیں؟! اوپن مائنڈ(Open mind) رہو نا جاؤ آؤ کوئی نہیں کوئی گرل فرینڈ(Girlfriend) نہیں بوائے فرینڈ(Boyfriend) نہیں کیا مسئلہ ہے کیا فرق پڑتا ہے؟!

میرے بھائی! فرق پڑتا ہے، بات یہ نہیں ہے کہ کس کا ذہن کتنا چھوٹا ہے یا بڑا ہے بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شریعت کی حدیں کون سی رکھی ہیں اللہ تعالیٰ کا حکم کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم کیا ہے۔

توجو یہ کانسپٹ (Concept) ہے بالکل غلط ہے لڑکا لڑکی میں، اجنبی لڑکی کے ساتھ ایک رشتہ ہو سکتا ہے بس اور وہ ہے شادی کا رشتہ، ہاں! اگر عام سی کوئی آپ کی کولیگ(Colleague) ہے ہاسپٹل میں یا کسی جگہ پر تو آپ کی کولیگ(Colleague) ہے اس سے وہ دوستی نہیں کی جاتی جس طریقے سے اسے دوست سمجھا جاتا ہے کہ آنا جانا بھی ہو اور پھر اکیلے بھی ہوں اور دونوں شادی شدہ بھی نہیں ہیں اور آرہے ہیں جارہے ہیں، سفر میں بھی ایک ساتھ جارہے ہیں۔

میرے بھائی! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں جب دو اجنبی مرد اور عورت (یا لڑکا لڑکی) ہوتے ہیں تو تیسرا کون ہوتا ہے؟ شیطان ہوتا ہے۔

شیطان کا لفظ کیوں آیا ہے شیطان کیا کرتا ہے؟ شیطان بدکاری کروا کر رہتا ہے یاد رکھیں! یہ نہ سمجھیں کہ ہمارا رشتہ بہن بھائی کا ہے جو کہے نا بھئی میری بہن ہے اگر زبان سے بھی کہتا ہے تو تیسرا پھر شیطان ہوتا ہے یاد رکھیں۔

بہن وہ ہوتی ہے جو سگی بہن ہوتی ہے یا رضاعی بہن ہوتی ہے وہ آپ کی بہن ہے، کسی اور لڑکی کو آپ بہن بناتے ہیں تو منہ بولی بہن نہیں ہوتی کوئی، اگر آپ اکیلے ہیں اور تیسرا شیطان آپ کے بیچ میں ہے تو (نعوذ باللہ) بدکاری ہوتی ہے اور شریعت نے ان تمام چیزوں کا سدّ باب کیا ہے۔

دیکھیں شہوت میں دو لوگ برابر نہیں ہیں کوئی شخص کہے گا "کہ میں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں آپ کی شہوت کمزور ہے"، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ جس کی شہوت کمزور ہو اس کے لیے الگ سے حکم ہے اور جس کی زیادہ ہے اس کے لیے الگ حکم ہے، شریعت کے احکام سب کے لیے برابر ہیں اور تمام کا سدّ باب کیا ہے شریعت نے۔

تو اس لیے یہ لفظ بڑا دیکھیں غور کرنے والا ہے: ﴿ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ﴾: مسافحات بھی نہیں ہیں: ﴿غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ﴾۔

﴿ فَاِذَآ اُحْصِنَّ ﴾: پھر جب وہ پاک دامن ثابت ہو جائیں اور شادی بھی ہو گئی نکاح بھی ہو گیا (نکاح ہو گیا اُس لونڈی سے ان شرطوں کے ساتھ جو پاکدامن ہو ٹھیک ہے)۔

﴿فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ﴾: اور اگر اس کے بعد وہ کوئی بدکاری کر لیں (فحاشی کر لیں یعنی زناکاری کر لیں)۔

﴿فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾: تو اُن کے اوپر آدھا عذاب ہے آدھی حد ہے جو آزاد عورتوں پر ہوتی ہے۔

اگر آزاد عورت زنا کرے تو اُس کی کیا سزا ہے کیا حد ہے؟ اگر شادی شدہ ہے تو رجم کیا جائے گا سنگسار کیا جائے گا، اگر کنواری ہے اس نے زنا کیا ہے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن یا گھر بدر کیا جائے گا۔

اب لونڈی ہے: ﴿ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ﴾: تو آدھا؛ لونڈی اگر زنا کرے تو اُسے آدھی سزا ملتی ہے آزاد کے تناسب میں آزاد کے سامنے اُس کی آدھی سزا ہے۔

اب رجم ہو سکتا ہے آدھا؟ پھر آدھا کیا ہو سکتا ہے؟ کوڑے مارنا؛ جلاوطن آدھا ہو سکتا ہے؟ نہیں!

تو جو آدھا نہیں ہو سکتا ہے اسے خارج کر دیا جو ہو سکتا ہے اس پر عمل ہو گا۔

تو کیا ہو گا پھر سزا کیا ہو گی؟ پچاس کوڑے (اگر لونڈی سے زنا ہو جاتا ہے شادی کے بعد تو اسے پچاس کوڑے مارے جائیں گے)۔

﴿ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ﴾: یہ اُن لوگوں کے لیے ہے یہ حکم جو بیان کیا ہے اس آیت کریمہ میں جو اپنے آپ کو زنا سے بچانا چاہتے ہیں۔

یعنی شہوت غالب آگئی ہے پیسہ نہیں ہے مہر دینے کے لیے آزاد عورت سے شادی کرنے کے لیے اب زنا سے بچنے کے لیے کوئی اور صورت ہے کہ نہیں؟ کون سی صورت ہے؟ کہ لونڈی سے شادی کی جا سکتی ہے ان شرطوں کے ساتھ جو بیان کی ہیں۔

تو یہ جو سارے احکام اس آیت میں بیان کیے ہیں کس کے لیے ہیں؟ ﴿ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ﴾: عَنَت کہتے ہیں یعنی مشکل اور تکلیف سے جب انسان گزرتا ہے زنا سے بچنے کے لیے یہ اُن لوگوں کے لیے۔

﴿وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾: اور اگر تم صبر کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے تمہارے لیے خیر ہے۔

تو صبر کرنا لونڈی سے شادی کرنے سے بہتر ہے کہ نہیں؟ ٹھیک ہے نا تو صبر کرنا ہے۔

اور کیا حل بتایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث میں؟ روزے رکھنا "يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ" کی حدیث میں کہ جو استطاعت رکھتا ہے تو نکاح کرے جو نہیں رکھتا وہ روزے رکھے۔

تو روزے سے شہوت میں کمی ہو جاتی ہے شہوت کی کمی کی وجہ سے انسان زنا کاری بدکاری سے بچ جاتا ہے: ﴿وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾۔

﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٥﴾﴾: اور اللہ تعالیٰ خوب مغفرت کرنے والا ہے بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔

اگر غلطی ہو گئی ہے تو اللہ تعالیٰ غفور رّحیم ہے فوراً توبہ کرو۔

غلطی نہیں ہوئی ہے تو صبر سے کام لو۔

صبر نہیں کر سکتے ہو تو لونڈی سے شادی کر لو۔

اگر روزے بھی رکھے تب بھی نہیں ہو سکی، نہیں رک پا رہا، صبر بھی کیا ہے روزے بھی رکھے ہیں تب بھی مشکل ہے اس کے لیے جبکہ روزہ جو ہے شہوت کو توڑ دیتا ہے اگر اس سے بھی کوئی غالب شہوت والا ہے تو پھر لونڈی سے شادی کر لے۔

ابھی لونڈی موجود نہیں ہے (اس وقت ہے؟ نہیں ہے) جب جہاد ہو گا جو شرعی جہاد ہے پھر اللہ کے راستے میں جہاد ہو گا پھر جب اللہ تعالیٰ کامیابی سے نوازے گا پھر جب لونڈی آئے گی پھر یہ حکم ہو گا جب نہیں ہے تو پھر کیا چیز باقی بچتی ہے؟ "الصّبر والصّوم": صبر سے کام لیں روزہ رکھیں اور اپنے آپ کو گناہ سے بچاتے رہیں اور اللہ سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ آپ کے لیے نکاح کا راستہ آسان کر دے اور آپ کے پاس مہر جو ہے میسر ہو جائے۔

اور دیکھیں نکاح کے تعلق سے یاد رکھیں کہ معاملہ اتنا مشکل نہیں ہے کیونکہ مہر میں اگر کم بھی ہو تو نکاح ہو جاتا ہے: "فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ": آپ دیکھیں اگر آپ کے پاس کوئی لوہے کی انگوٹھی ہے تو وہ کافی ہے لیکن دور حاضر میں مشکل ہے ناممکن نہیں ہے کہ اگر کہیں پر کوئی ایسی لڑکی راضی ہو جائے کم پیسوں پر اس مہر پر وہ راضی ہو جاتی ہے ایجاب و قبول ہو جاتا ہے اور باقی شرطیں بھی پوری ہیں تو زیادہ فضول خرچ ویسے ہی جائز نہیں ہے۔

فضول خرچی اسراف میں سے ہے ویسے ہی جائز نہیں ہے اور بے برکتی ہو جاتی ہے نکاح میں یاد رکھیں تو اس سے بچنے کے لیے بہترین طریقہ ہے زیادہ خرچ نہ ہو۔

اور عام طور پر زیادہ ہوتا نہیں ہے آپ ویسے کے لیے ایک بکری ذبح کر لیں بکری کتنی سات سو کی آتی ہے چھ سو کی آتی ہے اس میں چار اور بھی ملا لیں تو ہزار سے خرچہ زیادہ نہیں ہو گا تو اگر اتنی استطاعت ہو (یہاں پر بات میں کر رہا ہوں پاکستان میں اس سے بھی شاید کم ہو، اللہ اَعلم) تو اتنے

میں اگر کوئی انسان کماہی لے گا ناد و تین مہینے میں یا ایک سال میں تو کماہی لے گا نا تو ایک ہزار نہیں کما سکتا؟! محنت کرے کوشش کرے اللہ سے دعا بھی کرے تو ان شاء اللہ یہ آسان ہو سکتا ہے۔

تو یہ حکم خصوصی طور پر اُن لوگوں کے لیے ہے جو زنا سے بچنا چاہتے ہیں بدکاری سے بچنا چاہتے ہیں شہوت غالب ہو جاتی ہے اس پوری آیت میں ان لوگوں کے لیے حکم ہے، پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ﴾ (النساء:26)

(اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے لیے بیان کر دے)

یہ جو تمام مسائل ابھی تک بیان کیے ہیں اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔

﴿وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ﴾: اور تاکہ تم سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی تمہیں ہدایت دے دے۔

جو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام گزرے ہیں اُن کی امتوں میں کیا ہوا ہے، کیا احکام تھے کیسے تھے، اُن لوگوں نے جو نافرمانی کی ہے ان کے ساتھ کیا ہوا ہے، یہ سارے طریقے موجود ہیں وہ سب بتا دیا ہے حدیں بتا دی ہیں اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا ہے۔

﴿وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ﴾: اور اللہ تعالیٰ یہ بھی ارادہ رکھتا ہے یہ چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے۔

دیکھیں نکاح کے معاملے میں شہوت کے غلبے کے معاملے میں غلطی ہو جاتی ہے جب غلطی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ غفور رّحیم ہے بیان کر دیا نا، اور پھر یہ بھی خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ بھی قبول کرتا ہے بشرطیکہ توبہ کی شرطیں پوری ہو جائیں۔

جب تک سانسیں جاری ہیں توبہ کے دروازے کھلے ہیں تو موت سے پہلے توبہ کر لیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھلائی کا ارادہ کیا ہے خیر اللہ تعالیٰ تمہارے لیے چاہتا ہے، یہ تمام احکام جتنے بھی بیان کیے ہیں ان سب میں بھلائی اور خیر ہے تمہارے لیے اس لیے کہیں پر کوئی کمی بیشی ہو جائے غلطی ہو جائے تو اس کا بھی حل بتا دیا ہے، اللہ تعالیٰ غفور رّحیم ہے خوشخبری ہے پہلے بتا دیا ہے پھر اس آیت کریمہ میں توبہ کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ بڑی خوشخبری دی ہے: ﴿وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ﴾: کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تمہیں معاف کر دے تمہاری توبہ قبول کرے، یعنی دوسرے لفظوں میں تم توبہ کرتے رہو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرتا رہے گا۔

﴿وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝٢٦﴾: اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے بڑی حکمت والا ہے۔

دیکھیں یہ دو الفاظ اس سورۃ میں کئی مرتبہ بیان ہوئے ہیں: ﴿عَلِيمٌ﴾ اور ﴿حَكِيمٌ﴾: دونوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک ساتھ جوڑ دیا ہے، اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ان احکام کو کیسے لیتے ہو کیسے دیکھتے ہو کیسے سمجھتے ہو اور کیسے عمل کرتے ہو خوب جانتا ہے کہ نہیں؟ اور یہ جو احکام بیان کیے ہیں أحکم الحاکمین کی حکمت کے مطابق ہیں یہ کسی دانشور کسی عقلمند یا کم عقل یا بیوقوف یا کسی انسان یا کسی مخلوق کے احکام نہیں ہیں

۔

اُحکم الحاکمین کے احکام بیان کر دیئے گئے ہیں تو من و عن سے تسلیم کرنے کے سوا کوئی اور راستہ ہے؟ نہیں ہے! نہیں عمل کرو گے نہیں سمجھنے کی کوشش کرو گے، نہیں مانو گے نافرمانی کرو گے تو وہ خوب جاننے والا ہے پھر حساب بھی اسی کو دینا ہے،اس لیے صرف ایک ہی راستہ بچتا ہے کہ تم ان تمام احکام کو مان لو اور اُن پر عمل کرو، اگر غلطی ہو جاتی ہے تو وہ غفورٌ رحیم ہے توبہ کرتے رہو۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے مزید وضاحت اور مزید خوشخبری کے ساتھ:

﴿وَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ﴾ (النساء:27)

(اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں معاف کر دے اور تمہاری توبہ قبول کرے)

یعنی جب تم توبہ کرنے والے ہو جاؤ گے تو توبہ انسان کو بار بار کرنی چاہیے کوتاہی غلطی انسان سے بار بار ہوتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے "التوّاب" ہے جو بار بار توبہ قبول کرتا رہتا ہے: ﴿وَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ﴾۔

﴿وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝٢٧﴾: اور جو لوگ خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے پھر جاؤ بہت ہی زیادہ دور چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے خیر چاہتا ہے اپنے بندوں کی اس لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے تم توبہ کرتے رہو گے میں تمہیں معاف کرتا رہوں گا تمہاری توبہ قبول کرتا رہوں گا۔

اور دوسری طرف جو لوگ شہوتوں کی پیروی کرتے ہیں شہوات کو ہمیشہ آگے رکھتے ہیں اُن کی اتباع کرتے ہیں اور فساد برپا کرنا چاہتے ہیں معاشرے میں وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے بہت ہی دور چلے جاؤ اپنے ربّ کی نافرمانی کرتے ہوئے۔

تو پھر اے انسان! تو کیا چاہتا ہے؟ اے مسلمان! تو کیا چاہتا ہے؟

اللہ تعالیٰ تمہارے لیے یہ خیر چاہتا ہے اور یہ بدکار لوگ جو شہوتوں کی پیروی کرتے ہیں یہ کچھ اور چاہتے ہیں تم کیا چاہتے ہو فیصلہ کس نے کرنا ہے؟ دیکھیں سبحان اللہ:

(۱) اگر تم بھلائی چاہتے ہو تو پھر توبہ کرو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کر دے گا تمہاری توبہ قبول کرے گا۔

(۲) اگر تم اُن کے راستے کی اتباع کرتے ہو اُن کی پیروی کرتے ہو جو شہوتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں اور جو تمہیں اللہ تعالیٰ سے دور کرنا چاہتے ہیں نافرمانی میں تمہیں غرق کرنا چاہتے ہیں تو پھر نافرمانی بھی ہو گی گناہ بھی ہو گا پھر سزا بھی ہو گی۔

تو اس لیے حل کیا ہے؟

(۳) کہ ان کے راستے کو چھوڑ کر واپس، اگر غلطی ہو گئی ہے پاؤں پھسل گیا ہے تو واپس پلٹو توبہ کرو اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اور خوشخبری دی ہے:

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ﴾ (النساء:28)

(اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ارادہ کرتا ہے کہ تمہارے اوپر سے بوجھ کو ہلکا کر دے تخفیف کر دے)

آسانی کا راستہ ہے؛ جتنے بھی احکام ہیں شادی کے بیاہ کے محرمات کا ذکر ہے یہ ساری جو چیزیں بیان کی ہیں وراثت کے مسائل گزرے ہیں یہ اس دنیا کو اس زندگی کو آسان کر کے لیے ہیں یا مشکل کرنے کے لیے ہیں اللہ کے لیے مجھے بتائیں ؟!

اگر یہ احکام ہم نہ سمجھتے کہ پتہ نہیں کس سے شادی کرنی ہے کس سے نہیں کرنی ہے کون حلال ہے کون حرام ہے کس سے بچنا ہے کس سے نہیں بچنا وراثت کی تفصیل بیان ہوئی ہے مشکل تھا کہ نہیں ؟!

تو اللہ تعالیٰ کیا چاہتا ہے ؟ تخفیف چاہتا ہے کہ زندگی کے بہت سارے اور بوجھ تھوڑے ہیں ! دنیا میں انسان آیا ہے بہت ساری مشکلات ہیں مصیبتیں ہیں دنیا کے اعتبار سے لیکن دین میں کوئی مصیبت نہیں ہے دین میں کوئی مشکل نہیں ہے دین میں تمام آسانیاں ہی آسانیاں ہیں اُن آسانیوں میں سے یہ تمام احکام جو بیان کیے ہیں یہ سارے کے سارے احکام جو ہیں آسان ہیں تمہاری آسانی کے لیے ہیں تمہارے اوپر جو بوجھ ہے ہلکا کرنے کے لئے ہیں۔ شریعت کے بوجھ کو بھی ہلکا کرنے کے لیے ہیں۔

جب تم علم کی روشنی میں سمجھنے کے ساتھ عمل کرو گے تو یہ بوجھ کم ہو گا کہ نہیں ؟ کم ہو گا اور آسانی بھی ہو گی، اور جتنے بھی احکام ہیں قرآن مجید میں وہ سارے کے سارے اسی ایک جملے کے اندر شامل ہیں: ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ﴾۔

کیوں؟﴿وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۲۸﴾: اور انسان کو کمزوری میں پیدا کیا گیا ہے۔

اے انسان! تُو کمزور ہے اللہ تعالیٰ سے بہتر کون جانتا ہے کہ انسان کیسا ہے ؟! جس نے پیدا کیا ہے وہی جانتا ہے نا؟ خوب جانتا ہے۔

اس لیے ﴿عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ بار بار کیوں آیا ہے ؟ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ انسان شاید اپنے آپ کو نہیں جانتا جبکہ انسان بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنا کمزور ہے؛ جتنا بڑا طاقتور انسان ہو ویک پوائنٹ (Weak Point) اس کو ہو کر رہتا ہے۔ بادشاہ جو ہے ناسب سے بڑا بادشاہ اس کو دیکھ لیں اس کا بھی ویک پوائنٹ (Weak Point) ہوتا ہے کیونکہ خلق کے اعتبار سے بھی اُسے بھوک لگتی ہے پیاس لگتی ہے، پریشان ہوتا ہے نیند اُڑ جاتی ہے ڈر لگتا ہے، اپنے ملک کو بچانے کا ڈر ہوتا ہے دشمن کا ڈر ہوتا ہے فلاں کا ڈر ہوتا ہے یہ ساری چیزیں کیا ہیں کمزوریاں ہیں کہ نہیں ؟! تو طاقت کتھے گئی ابھی طاقتور تھا نا؟!

تو پرفیکٹ (Perfect) کوئی انسان نہیں ہے یاد رکھیں ان نقائص میں ہم پیدا ہوئے ہیں: ﴿وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا﴾: انسان کو کمزوری میں پیدا کیا گیا ہے ہمارے اندر بہت ساری کمزوریاں ہیں۔

اب یہ کمزوریاں جو ہیں طاقت میں کیسے بدلیں گی ؟ یہ راستہ ہے کہ احکام اللہ تعالیٰ نے جو بیان کیے ہیں جتنا ان احکام پر آپ عمل کرتے رہو گے اور پیروی کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرتے رہو گے انسان خلق کے اعتبار سے تو کمزور ہے لیکن اپنے ایمان کے اعتبار سے وجود کے اعتبار سے تقویٰ کے اعتبار سے بہت طاقتور ہے، فرمانبرداری کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کے اعتبار سے اگر وہ چاہے تو طاقتور ہو سکتا ہے۔

جب انسان کو اللہ تعالیٰ نے کمزوری میں پیدا کیا ہے پھر ہلکا ہونے کی ضرورت ہے کہ نہیں ؟!

اب کمزور پر اور بوجھ ڈال دو اُٹھا سکے گا؟!

اس لیے شریعت کے بوجھ کو اللہ تعالیٰ نے کم کر دیا ہے، تمام جتنے بھی شریعت کے احکام ہیں سارے کے سارے آسان ہیں میرے بھائی! آپ دیکھ لیں:

(۱) نمازیں کتنی فرض ہیں؟ پانچ (5) فرض ہیں۔

پچاس (50) ہوتیں تو کیا ہوتا بوجھ تھا کہ نہیں؟!

پچاس میں سے پانچ ہو گئیں اُجر کتنا ملے گا؟ پچاس کا ملے گا۔

(۲) روزے کتنے مہینے فرض ہیں بارہ (12) میں سے؟ ایک مہینہ۔

گیارہ (11) مہینے ہوتے تو کیا ہوتا؟!

سوچیں ذرا گیارہ مہینے روزے ایک مہینہ آپ نے افطاری کرنی ہے! گیارہ مہینے رمضان ایک مہینہ آپ کے لیے افطاری مشکل تھی بوجھ تھا کہ نہیں؟!

بھئی گیارہ مہینے تم کھاؤ پیو موج کرو ایک مہینہ اللہ کے لیے روزے رکھنے ہیں وہ بھی چوبیس گھنٹے روزے رکھنے ہیں؟ صرف فجر کی آذان سے لے کر مغرب کی آذان تک وہ بھی صاحب استطاعت کے لیے جو استطاعت رکھتا ہے، جو طاقت نہیں رکھتا ہے جو مریض ہے بعد میں قضاء کر لے، جو نہیں کر سکتا کفارہ دے دے، جو نہیں کر سکتا اُس کی معافی ہے۔

آسان ہے کہ نہیں بوجھ ہے کہیں پر؟! تخفیف ہے کہ نہیں؟!

(۳) حج ہر سال فرض ہے؟ زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔

کس پر فرض ہے بچے پر فرض ہے؟! جو استطاعت رکھتا ہے، نہیں رکھتا ہے تو فرض ہی نہیں ہے۔

(۴) زکوٰۃ ہر مسلمان پر فرض ہے؟ فقیر پر بھی فرض ہے؟ نہیں ہے! تو کس پر فرض ہے؟ صاحب مال ہے اُس پر بھی شرطیں ہیں، نصاب بھی پورا ہو جائے اور بھی شرطیں ہیں۔

آسان ہے مشکل ہے؟ عجب ہے اس کے باوجود بھی مشکل ہے کہ نہیں؟!

نماز میں مسجدیں بھری ہونی چاہیئں نا! پچاس میں سے پانچ نمازیں ہیں اب پانچ نمازوں میں مسجد میں کوئی جگہ ہونی چاہیے؟! باہر تک صفیں ہونی چاہیئں (جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں نا باہر تک صفیں ہوتی ہیں) پانچ نمازوں میں کیوں نہیں ہوتیں؟!

ربّ ایک ہے جمعہ کا ربّ بھی وہی ہے جو فجر کی نماز کا ربّ ہے اگر ہم اس یقین کے ساتھ پڑھیں کہ ہم پانچ نمازیں پڑھتے ہیں اور نماز کا اُجر پچاس کا ملے گا اور اللہ تعالیٰ نے بہت تخفیف کی ہے ہمارے لیے آسانی کی ہے کیونکہ ہم کمزور ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کمزوری کو مزید بڑھانے کی بجائے ہلکا کر دیا ہے (بوجھ کو ہلکا کر دیا ہے شریعت کے) تو دل سے عبادت ہو گی یا زبان اور جسم سے ہو گی؟ کتنا فرق ہے!

تو یہ تمام خوشخبریاں اس لیے ہیں تاکہ یہ مسلمان پکااور اچھااور سچا مسلمان بن جائے فرمانبردار بن جائے،اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے والا ہو اور نافرمانیوں سے اجتناب کرنے والا ہو:﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا﴾۔

آج کے درس میں اتنا کافی ہے اگلے درس میں ان شاءاللہ ایک اور نئے حکم سے درس کا آغاز کریں گے کہ اس میں مال کی بات آئی ہے نااب مہر کے دینے کی بات آئی ہے تواب مال کہاں سے کمائیں گے، کہاں سے مال آئے گا اور کس طریقے سے اس مال کو کمانا ہے اور کس چیز سے ہم نے بچنا ہے

۔

کیا باطل طریقے سے کسی سے مال لے کر یا رشوت لے کر یا ظلم کسی پر کر کے مال اگر کسی نے لیا ہے یا شادی کرنے کے لیے تو جائز ہے اس کے لیے؟! نہیں!

تواس کو اگلے درس میں ان شاءاللہ بیان کریں گے کہ مال کی بات آئی ہے تو مال کیسے کمانا ہے اور کس چیز سے بچنا ہے (واللہ اعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 004-05: سورۃالنساء کی مختصر تفسیر (آیات:24-28) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio